

کیوں نہ فردوس میں دوزخ کو ملا لیں یا رب
سیر کے واسطے تھوڑی سی فضا اور سہی
ازاں اسے شامل دیوان
کرنے کا کسی کو خیال
ہی نہ آیا۔

۱۔ شرح :-
میں خود جفا پسند کرتا
ہوں، لہذا اسے محبوب
مجھ پر اور جفا کر لو۔
تمہیں ظلم و جور پسند ہے
تو جتنا کر رہے ہو، اس
مجھ کو وہ دو کہ جسے کھا کے نہ پانی مانگوں
زہر کچھ اور سہی، آبِ بقا اور سہی
مجھ سے، غالب! یہ علانی نے غزل لکھوائی
ایک بیداد گیر رنج فزا اور سہی

سے زیادہ کر لو، میں ہرگز لبِ شکایت دانہ کر دوں گا۔

۲۔ لغات : ہوس پیشہ : ہو سچا عاشق نہ ہو اور محض ہوا و ہوس
کا بندہ ہو۔

شرح : اے چاند کے لیے باعثِ رشک محبوب ! غیر مر گیا ہے
تو اس کا غم کیوں کرتے ہو؟ ایسے بندگانِ ہوا و ہوس بہت ہیں۔ ہو مر گیا ہے، اس
کے ہوا کسی کو اپنا لیجیے۔ اگر آپ کو ہوا و ہوس کے بندے ہی مطلوب ہیں تو وہ
ایسے نایاب نہیں کہ مل نہ سکیں۔

شاعر کا اصل مقصد یہ ہے کہ میرے سوا جتنے بھی لوگ محبوب کے پاس
جائیں گے۔ سچے عاشق نہ ہوں گے۔ حقیقی عشق صرف میری ذات تک محدود ہے۔
۳۔ لغات : پندار : خیال، غرور، تکبر، تصور۔

شرح : تم بُت ہو (اور محبوبوں کو اکثر بُت ہی کہا جاتا ہے)، پھر تم
میں خدائی کا غرور تکبر کیوں پیدا ہو گیا، یعنی تم خدا کیوں بن رہے ہو؟ میری بات مانو۔
خدا کو الگ رہنے دو، صرف خداوند، یعنی بالک و آقا ہی کہلانا تمہارے لیے
مناسب ہے۔